

الحجۃ الروضۃ

باب تہ ماہ تہ ال شہرہ دور اداب طہارت و تہذیب و تمدن

جلد دوم اطلاع ضروری

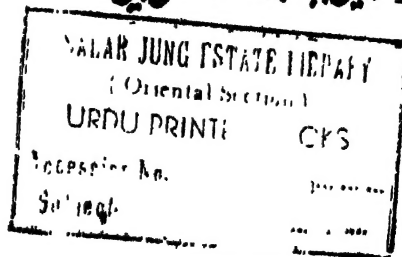
میر سالہ ہر مہینہ میں چھ شائع ہوتا ہے اور حضرت امامیہ شائع
لیٹی و فک کیا گیا ہے جو صاحب خواہش فرمائیں گی بلا قیمت حاضر
خدمت کیا جائیگا لیکن اشخاص کو قرطالی لکھنے پر باقیات الصالحات
اس سال کا چند دینا اور شرکت منظور ہو کہ جس کی مصارف ہو
کرتے ہیں وہ اشخاص بے توفیق شریک ہو سکتی ہیں اور ان کے
التماس ہی کہ جو برادران ایمانی ناخواندہ ہیں ان کو اس سال کے
مضامین کی تعلیم فرمادیں اور اس سال کے باقی اور سرپرست
حکیم مرزا الطبر حسن خان صاحب و مرزا شافع علی خان
بمشاورت کتب کو ساتھ دعائی خیر کی یاد فرماتی ہیں فقط

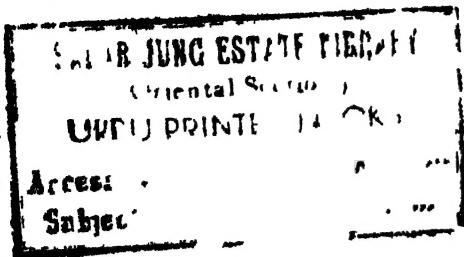
مطبع بکشتہ رضویہ لاہور

سالہ نمونہ کو اسطرح سے

اعلان ضروری

الحمد للہ کہ اس رسالہ کو پورا سال پہر ہوا کہ مومنین باغ و نیکین کے خدمت میں پہنچا؟
مگر بعد خرابی بسیار اسوجہ سے کہ کبھی چندہ کی وصول ہونے میں تاخیر ہوئی کبھی مسودہ کے
لٹنے میں چھوٹی کبھی احوال بیان کار کی غفلت ہوئی خلاصہ کلام آنکھ بے عنوانی رہی اب
اگر آپ حضرات بہ پاس مذہبی ایک تھوڑی سی سعی فرمائیں تو یہ رسالہ خدا کے فضل و
بہنت انتظام و پابندی سے ہر ماہ شائع ہوا کرے وہ یہ ہے کہ جو حضرات اسکے چندہ میں شریک
ہیں وہ چندہ بہت جلد مرحمت فرما دیا کریں اور چندہ ماہ ہائے گذشتہ جو اونٹنے پتہ
باقی ہے وہ بھی مرحمت فرما دیں کہ اسکی امور میں کوئی کوتاہی نہ ہو اور دیگر اون حضرات
یہ امید ہے جو بیرون جات میں تشریف رکھتے ہیں کہ لا اقل اسکی روانگی کے واسطے
ایک ٹکٹ تو مرحمت فرما دیا کریں کیونکہ اسکا سرمایہ بہت واجب و جزی ہے کہ جسے پوری
پورے اس رسالہ کے امور نہیں انجام پاسکتے ہیں اور چند رسالہ زیر طبع ہیں جو ماہِ حرم
محرم الحرام تک نہیں طبع ہوئے حضرات اپنی خوش ظاہر فرمائیں تاکہ بعد طبع اون اون
مقتلات پر ارسال کی جائیں اور باقی رسالہ کو دکان خیر سے یاد فرمائیں اور اس رسالہ ترقی کے
خواہ اور جو یاد ہیں واضح ہو کہ ترجمہ نجات العباد تم تک چمکے ناظرین کی خدمت پیش ہوا اللہ الصلو
کا ترجمہ باقی ہے اور سکا ترجمہ نہیں ہوا باین سبب ترجمہ تخبہ شروع کر دیا گیا ہے اور
یہ دو نوکتہ میں بہت جلد مصنف کی بین فہ





۱۲۹۷
روض

درجہ ۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب تیسرا

مطہرات اور اونکے احکام میں ہے اور او میں کئی فصلیں ہیں

فصل پہلی حکم میں پانی کے ہے۔ پانی یا مطلق ہو یا مضاف اور دونوں پاک ہیں جب تک کوئی نجاست خارج سے اُس تک نہ پہنچے لکن مطہ فقط آب مطلق ہے پس آب مضاف نہ رفع حدث کرتا ہے اور نہ رفع خبث اور نجس ہو جاتا ہو بخود ملاقات نجاست اگرچہ بقدر گریز انداز کر ہو اور آب مطلق پاک کرتا ہو ہر چیز کو مگر وہ جو قابل پاک ہونے کے نہیں ہے اور اگر ہوئے اُس تک نجاست تو ادھیکی قسمیں ہوتی ہیں **قسم پہلی** آب جاری یعنی وہ پانی کہ جو زمین سے باہر آتا ہو اور بہتا ہو نیز اور اس کے حکم میں وہ پانی ہے کہ زمین سے باہر آوے اور نہ بہے اور کنواں اسپر صاف ہو اور وہ نجس نہیں ہوتا ہے ملاقات نجاست سے جب تک رنگ یا بو یا مزہ اور سبب نجاست کے متغیر نہ ہو خواہ بقدر اگر ہو یا نہ ہو مگر وہ پانی کہ جو زمین سے باہر آتا ہو

گیارہ قسمیں میں اول کیفیت تمام پانی کا اور یہ واسطے اس نجاست کے جو حمزہ پایہ
یا رنگ پانی کا متغیر کر دے اور واسطے کرنے شراب اور ققاع کے اور حبتی خیر
کہ نشہ کر بخوانی میں اور روان میں اہل میں کم ہوں یا بہت مگر شراب کہ اگر ایک قطرہ
اسکا پڑو تیس ڈول کافی میں ہر چہ افضل کہلنی تمام پانی کا ہے اور اس طرح سنتے
کہلنی تمام پانی واسطے منی اور خون حیض و نفاس واستحاضہ اور سبیل الرحمہ
اور اونٹ نہر ہو یا مادہ اور آب انگور حبیب جوش آچکا ہو اور دوشلث جے ہون
اور عرق جنب بھرام اور پینہ شتر حلال کا اور واسطے سک و خوک کے اگر زندہ
باہر آوین بنا محوطہ اور واسطے فضلہ اور بول غیسر یا کول اللحم کے حتی کہ انسا
مگر بول صبی اور مراد اگر چہ استجاب تمام پانی کھینچنے کا نہیں بھی خوب ہو اور اسطر
واسطے بول اور فضلہ اور خون نجس العین کے اور واسطے کرنے فیل یا کافر کے
جب زمین مر جاوے یا زندہ باہر آوے اور واسطے ان نجاست کے جکا ذکر احادیث
میں نہیں ہے اور اگر مکن نہ ہو کہلنی تمام پانی کا یا مستلزم مشقت ہو سبب کثرت آب کے
چار مرد باری باری دو دو ملے یا پین ایک دن طلوع صبح صادق سے مغرب تک
اور مہیا کرنا اسباب کا کھینچنے میں قبل صبح صادق کے مکرین اور موقوف بعد
مغرب کے اور اگر اخلاط عمل میں ہوئل کاہلی اور سستی کے یا بعض اوقات مشغول
نہوں کھینچنے میں اعادہ کرنا چاہیے دوسری کیفیت ایک کر پانی کا واسطے
موت قاطر اور الاغ اور مادہ گاؤں کے تیسری کیفیت شتر ڈھولن کا واسطے
موت مسلمان کے مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا طفل جو کھنچنی کھنچنی پچاس ڈول کا
واسطے کرنے مقدمات کثرت خون طاہر العین منی و خون حیض و نفاس استحاضہ

اور خون ذبح کو سفند میں اکٹھا تھیں اور چالیس پر خورجے اور واسطے براز انسان کے جو ترسویا پر آگندہ ہو گیا ہوا اور صورت ثانی میں اکٹھا چالیس پر بھی خوب ہو لیکن پانی ڈول کھینچا احوط ہے پانچویں کھینچا چالیس ڈولوں کا واسطے کرنے بول مرد اور مر جائے بقی اور سیار اور لومرئی اور خرکوش اور کتا اور شل بان جانوروں کے چھٹی کھینچا تیس ڈولوں کا واسطے کرنے آب باران کے حسین بول اور غایط اور فضلہ سنگ ہو یا ایک این سے سہا لہو میں کھینچا دس ڈولوں کا واسطے براز خشک اور خون قلیل کے اٹھویں کھینچا سات ڈولوں کا واسطے مرنے پر مرد جانور کے جو بمقدار کبوتر سے چھوٹے اور شتر مرغ سے بڑے ہوں اور واسطے مر جانے موش کے جب اجڑا ہو اور پر آگندہ ہو جاوین یا پھول جاوے اور واسطے نہانے جب کے یا نقطہ داخل ہونا اور کاپانی نیز اور واسطے کرنے کتے کے جب زندہ کل آوی اور واسطے بول طفل نابالغ کے بعد اس کے کہ کچھ کمانے لگے اور مرنے میں چھپکلی جنگلی کے جب پھول جاوے نویں کھینچا پانچ ڈولوں کا واسطے کرنے فضلہ مرغ خاکی جلال کرکے مطلق جلال ہو یا نہو سوین کھینچا تین ڈول کا واسطے چھپکلی اور بچہ اور سانپ اور ہمدی طرح واسطے موت موش کے اگر پھولا ہو اور بڑا پر آگندہ نہوے ہوں کیا رھویں ایک ڈول واسطے کرنے پوست و زخم میں چھپکلی کے کہ جو اس سے زندگی میں جدا ہوا ہو اور واسطے بول شیر خوار کے جس کا سن دو سال سے زیادہ نہوا ہو اور مرنے کب خشک اور مانند اس کے اور ڈول میں مشروط ہو کہ اس کا اس قسم کے کنوین کے ہو اور عادت اتنے ڈول سے کھینچنے کی ویسے کنوین میں ہو لکن اگر خاص اس کنوین میں جو نہیں ہوا ہی بہ نسبت اس قسم کے کنوین کے بڑے ڈول سے کھینچنے کی عادت ہو تو احوط بلکہ اقوسے مراعات اس کی ہو اور اگر وہاں سے چھوٹے ڈول

کے بڑے ذیل سے ٹھینچے کافی ہے اور ڈول کھرنے میں طبعی متعارف کا اعتبار ہوا اور
 کیچنے میں تمام پانی کے کوئی ڈول شہا نہیں ہوا اور ٹھینچنے والے میں عدالت اور اسلام
 اور مرد ہونا اور قصدا ورنیت مقبض نہیں ہے بلکہ حیوان اور انسان میں بھی فرق نہیں ہے
 اور جمیع اقسام نجاست میں بعد کاٹنے میں نجاست کے جو مقدار یقین ہو نزع کی پس نجاست
 میں کہیں پانی چاہو مگر جہاں تمام پانی ٹھینچنے کا حکم ہے وہاں اگر اٹھائے نزع میں بھی نجاست نکالی
 جاوے تو بھی کافی ہے اور اگر سب نزع کی متعدد دیوں مثلاً دو چوہے کنوین میں مر جا دیں
 حکم بھی متعدد دیوں کے اگر پانی کنوین میں باقی رہی خواہ ایک دوسرے کے مثل ہوں مانند اگو
 کہ دو چوہے گین یا ایک دوسرے کے مثل ہوں مثل اس کے کہ ایک چوہا اور ایک بلی گرے
 حکم ایک کو مرنے سے بچا دینا پانی میں جس پانی کو کسی آدمی یا حیوان نے پایا ہو یا چھو یا پس
 پانی میں جس نے ٹھنک لیا یا جس نے اور ظاہر العین کا ظاہر ہو اگرچہ ٹھول اللہ ہو یا ان یا نور لک
 ہو جو نجاست کھاتے ہیں لکن بشرطیکہ موضع طافات ظاہر ہو یا مسکوت ہے ہو

فصل دوسری

بیان طہارت کے ہے اور وہ کئی چیزیں ہیں
 پہلے **تغاب** اور وہ پاک کرتا ہے زمین کو نجاست بول سے جب خشک کرے
 لکن شرط ہے کہ دھوپ سے خشک ہو گو ہوا تند ہو بلکہ ظاہر یہ ہے کہ جو نجاست جرم
 نہیں کہتی ہی تغاب اسے پاک کرتا ہے دوسرے زمین اور وہ پاک کرتی
 ہے جب تک ہم اور تھپکے اور تھعلین بشطیکہ عین نجاست بر طرف ہو دے راہ
 پلٹے سے یا پلٹے سے اور احوط چلنا بقدر پند رہا تم کے ہے اگرچہ نجاست کم میں بر طرف
 ہو جاوے چٹسری استیالہ یعنی حقیقت نجس یا نجس کا دوسرے چیز کی حقیقت

بدل جانا جو نہیں نہوا اور بدل جانا اوصاف کا یا پر آگندہ ہو جانا اجزاء کا اس کا اعتبار نہیں ہو
 اور باعث حصول طہارت کا نہیں ہوتا ہے اور استحالہ کے اقسام میں سے پہلے میں مثل خاکستر
 ہونے کا خضایہ ہونا یا لکڑی کو لکڑی کا اجتناب اس سے جوڑ ہے جو کچھ اس کے اسلام اور
 پاک کرتا ہی بدن اور رطوبات کا فرک مثل آب پانی و آب وین و بلغم وغیرہ کے
 اور اس طرح جو چیز متصل اس کے بدن کے ہو مثل بلل اور نچھ اور دانت وغیرہ کے
 لکن ظروف اور مثل اس کے جن چیزوں کو برطوبت اور سٹے حالت کفوشین چھو ہو نجاست پر
 باقی رہتی ہیں یا پانچون کم ہونا اور یہ آب انگور جو شہیدہ نجس کو پاک کرتا ہے کی
 نجاست بسبب جوش ہونے کے حاصل ہوئی ہو شیطیکہ و وثلت جل جادین حرکت
 آگ سے اور اگر آفتاب ہو اس و وثلت کم ہو جادین تو احوط اجتناب ہی بلکہ آفتاب اور
 بھی ہے چھٹا انتقال نجاست کا ایک محل سے طرف دوسرے محل کے بشروطیکہ نجاست
 اسکی سبب اسکی اصناف کے پہلے محل کی طرف ہو اور بعد انتقال کے محل ثانی کی طرف
 مضاف ہو جاوے اگر مضاف ہو اس محل کی طرف مستلزم حکم طہارت کا ہو مثل اس کے
 کہ خون انسان کا اور ان حیوانات کا جو خون جہنمہ رکھتے ہیں مکمل یا مجہر یا جرم
 پیچے اور اطلاق خون انسان وغیرہ کا اس پر سے جاتا رہے بلکہ کبھل کا خون یا مجہر کا خون کو
 کہنے لگیں اور یہ شرط اشوقت میں ہے کہ جب معلوم ہو کہ اصل میں یہ خون انسان کا تھا
 اور اگر نہ دیکھا ہو اور نہ جانتا ہو تو طہارت ان پر سے ساقون سنگ و کہنہ استنجاء
 مثل ان کے جن چیزوں سے استنجا کیا جاوے سوائے پانی کے ساتھ شراط مذکورہ کے ۔
 آٹھویں استبراح اور سبب اس کے محکوم طہارت ہوتی ہے رطوبت مشتبہ
 بول اور مٹی سے پس اگر استبراح نہ کیا ہو نجس ہو اور استبراح مٹی سے یہ ہے کہ شیشاب

کرے اور طریق استبراء بول سے سابق میں مذکور ہوا نوسین جدا ہونا غسالہ کا اور یہ
 مطہر ہوا نوسین بطور بات کا ہوا باقی رہ جاتے ہیں بعد پھر ٹرنے کے و سوسین برطاف ہونا نجاست کا
 بدن حیوان سے سوائے انسان کے بشرطیکہ احتمال طہارت ہو اگرچہ عیب بھی ہو علی الاطلاق
 اور برطاف ہونا نجاست کا بواسطہ سے ہوشل باطن دماغ اور گوشاں و دھن کے اور احوط احتیاط
 ہوا جزائے غراسے باقی ماندہ سے درمیان دانستون کے جب غسب ہو جاوین کیا رھوین
 نکلتا خون کھل ذبح سے اُن جانور دن میں جو ذبح ہوتے ہیں اور محلِ حجر سے اونٹ میں
 بمقدار متعارف یہ مطہر ہو خون باقی ماندہ کا اعضاء ماکولہ میں لکن غیر ماکولہ میں مثل تلی کے
 پس احوط اجتناب ہی بارھوین غائب ہونا او یہ مطہر ہے مسلمان کے
 بدن اور کپڑے کا ساتھ دوشہ طون کے ایک یہ کہ اُسکو علم نجاست کا ہو اور دوسرے
 یہ کہ تطہیر کرنا اوسکا محتمل ہو اور احوط یہ ہو کہ علاوہ ان دوشہ طون کے دیکھے کہ وہی مسلمان
 استعمال کرتا ہے جسکا ظاہر بحسب اقلب حال مسلم کے یہ ہے کہ وہ استعمال بعد تطہیر کے ہے

خاتمہ

جائز ہو استعمال کرنا سوائے ظروفِ طلالی اور نقرئی اور پوتیہ کے حمل ظروف کا کہ جو
 باقی معادن وغیرہ سے بنائے گئے ہوں ہرچہ جو اہر نفیسہ کے ہوں یا غیہ اوسکے بشرط
 ظاہر اور غیر غصبی ہونے کے تطہیر علیہ مطلقا لکن وہ ظرف کہ جو مردار کے چمڑہ کا ہو
 جائز نہیں ہے استعمال اُسکا اور اسیطرح ظرفِ طلالی اور نقرئی کا لکن جو چیز
 کمانے یا پینے کی آئین ہو حرام نہیں ہو جاتی ہو اور اسیطرح رفع خبث ساتھ اُگو ہو سکتا ہی
 اور اسیطرح ظروف غصبی سے اگرچہ ان سب صورتوں میں فعل حرام ہو گا لکن طہارت
 ہو جاوگی اور اگر وضو یا غسل کے ظرف طلال یا نقرہ یا ظرف غصبی ہو اظہر صحت ہے

اور احوط اعادہ ہے مگر در صورتیکہ ظرف وضو یا غسل منحصر ہو ظرف غصبی میں اور ممکن نہ ہو بدون اس کے استعمال کے کہ اس صورت میں وضو اور غسل حرام بھی ہوگا اور باطل بھی

تو کتاب الطہارۃ ویتلو

کتاب الطہارۃ

مقصد دوسرا

نازین اور اس میں کئی بحث ہیں

بحث اول

مقدمات نازین اور اس میں کئی باب ہیں

باب اول

بیان میں اس بات کے ہے کہ واجب کے نازین ہیں واضح ہو کہ نماز واجب کی چھ قسمیں ہیں نماز یومیہ اور جمعہ اور عیدین اور آیات اور طوائف اور واجب سبب امر خارج کے مثل استیجار اور نذر اور عہد اور عین کے اور مانند اس نماز کے جو بابت فوت ہو گئی ہو اور نماز یومیہ یعنی جو نماز کہ ہر شبانہ روز میں ہر تکلف پر جو خالی حیض و نفاس سے ہو اور قادر ہو شہر غاٹھارت اختیار سی یا اضطراری پر پانچ نازین ہیں مجموعہ ان کے رکعات حضرمین شہرہ ہیں ظہر کی چار عصر کی چار عشا کی چار مغرب تین صبح کی دو مگر روز جمعہ کہ عوض ظہر کے دو رکعت جمعہ کی واجب ہوتی ہو عیناً یا تخیراً ساتھ ان شرط کے جنکا ذکر لگے آویگا اور سفر میں اور حالت خوف میں ہر چار رکعت سے دو رکعتیں کم ہوتی ہیں

ہیں اور باقی میں کچھ کم نہیں ہوتی ہیں

باب دوسرا

بیان میں اوقات نماز بلو میہ واجب کے ہے ہر نماز کے لئے فرائض یومیہ سے دو وقت
 میں اول وقت فضیلت اور دوسرے وقت اجزائے ادائے واجب پس وقت اول
 نماز ظہر کا زوال آفتاب ہے دائرہ نصف النہار سے یہاں تک کہ سایہ شاخص کا برابر اُس کے
 ہو جاویں اور وقت دوسرا بعد گزرنے وقت اول کے یہی ہاں تک کہ غروب میں مقدار
 ادا کرنے نماز عصر کی مدت باقی رہی اور وقت اول نماز عصر کا بعد گزرنے اتنی مدت کے
 جسمین نماز ظہر ہو سکے شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی یہاں تک کہ سایہ شاخص کا دونا اس سے
 ہو جاویں اور وقت دوسرا بعد گزرنے وقت اول کے ہے مغرب تک اور وقت اول
 نماز مغرب کا غروب سے یہی ہاں تک کہ برطوط ہو ویں شفق مغربی اور وہ سرخی ہے کہ سموت
 مغرب میں پیدا ہوتی ہو غروب آفتاب کے اور وقت دوسرا بعد وقت اول
 کے ہے یہاں تک کہ باقی رہی نصف شب میں اتنی مدت کہ جسمین نماز عشا ہو سکے اور وقت
 اول نماز عشا کا شروع ہوتا ہی بعد گزرنے اتنی مقدار کے غروب آفتاب سے چوبیس مدت
 میں نماز مغرب پڑھی جاوے اور باقی رہتا ہے ثلث شب تک اور وقت دوسرا بعد
 اُس کے ہو تا نصف شب واسطے نماز کے لکن مضطر یعنی جس شخص سے نماز مغرب پڑنا نصف
 اول میں ممکن نہ ہو بسبب کسی عذر کے مثل اسکے کہ سو جاویں یا بھول جاویں یا حیض و نفاس
 باقی ہو یا کوئی اور عذر ہو پس اظہر یہ ہے کہ اسکے لئے وقت مغرب باقی رہتا ہی طلوع
 صبح تک اور اول یہ ہے کہ نیت میں تعین ادا اور قضا کی نہ کری بلکہ جس نیت نصف
 اول میں مغرب میں کو ادا نہ کیا ہو وہ بھی اگر پڑھے قبل صبح کے تو اول یہ ہے کہ نیت میں
 تعین ادا اور قضا نہ کری اور وقت اول صبح کا طلوع صبح صادق ہی یہاں تک کہ
 حرمت مشرق میں ظاہر ہو اور وقت دوسرا بعد اول کے ہے طلوع آفتاب تک اور

علامت دخول وقت مغرب کی بطرف ہونا حرت مشرقیہ کا اور گزر جانا اسکا سمت الراس سے
ہو اور علامت نصف شب کی جو آخر وقت نماز عشا ہو گزر جانا ان ستاروں کا جو سمت
غروب آفتاب طلوع کرین سمت الراس سے اور علامت صبح صادق کی ظاہر ہونا سفیدی
کا اور پھیلنا اسکا عرض افق میں اور علامت زوال کی یہ ہو کہ سایہ شاخص کا بڑے بعد
کم ہونے کے یا پید ہو بعد برطرف ہونے کے لکن یہ دوسری علامت اسوقت میں ہی کہ
جب آفتاب سمت الراس بلند پر اسدن عبور کرے مثل مکہ معظمہ کے بعض اوقات میں اور
پہلی علامت اور اوقات میں ہی سوائے وقت مذکور کے غالباً لہذا اکثر مشہور دن میں اکثر
اوقات میں تشخیص زوال کی اسی علامت سے ہوتی ہے اور جائز نہیں ہے تاخیر کرنا نماز میں
یہاں تک کہ وقت اسکا گزر جاوے اور پڑھنا قبل وقت کے پس اگر نماز قبل وقت کے
پڑھے نماز باطل ہوگی تمام نماز قبل وقت کے واقع ہوئی ہو یا بعض عمدہ تعمیل کی ہو یا بھولے
سے مسئلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور وقت پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو بلکہ اگر نماز پورے وقت میں
واقع ہو حالانکہ وہ شخص جانتا ہو کہ وقت داخل نہیں ہو تو بھی نماز اسکی باطل ہے
اور اگر بھول گیا ہو واجب ہونا وقت میں ظاہر صحت ہے اور جائز نہیں ہے اعتماد
کرنا مظنہ دخول وقت پر جب ممکن ہو علم اگرچہ چھل ہو یا مظنہ اذان معتمد سے یا قول
سی ایک عادل کے بلکہ دو عادل کے بھی بنا بر احوط اور جائز ہے جب ممکن ہو علم لکن
احوط یہ ہے کہ توقف کرے یہاں تک کہ یقین دخول وقت کا ہو جائے اور جب ظاہر ہو
کہ گمان اسکا غلط تھا چاہیے کہ اعادہ نماز کا کرے اگر وقت اٹھائے نماز میں نہ آگیا تو
اگر وقت ہو گیا ہو اٹھائے نماز میں اگرچہ قبل سلام کے ہو اعادہ لازم نہ ہو گا اور
اگر کوئی شخص مشغول نماز عشا ہو قبل نماز ظہر اور مغرب کے پس اگر یاد آوے

اثنا بے نماز میں عدول کرے عصر سے طہر کے اور عشا سے طرف مغرب کے اور اگر بعد فراغ کے یاد آوے نماز اسکی جو پڑھی ہو صحیح ہوگی اگر وقت منقض میں نماز مقدم کی واقع ہوئی ہو اور احوط مراعات اس شرط کی ہے مسئلہ عدول میں بھی اور جائز نہیں ہونوال غیسر یومیہ اور قضا نوافل یومیہ کی بعد داخل ہونے وقت فرضیہ کے اور قبل ادا کرنے فرضیہ وقت کے اور اسیطرح جائز نہیں ہے ناسلہ واسطے اس شخص کے جسکے ذمہ پرفضا فرضیہ کی ہو نہ ناسلہ روز اور نہ ناسلہ شب

باب تیسرا

قبلہ اُن لوگوں کے لئے جو مسجد الحرام میں ہوں نفس کعبہ معظمہ ہے اور اسیطرح جو لوگ توجہ عین کعبہ کرنے پر قادر ہوں اگرچہ مسجد سے باہر ہوں اور قبلہ اُن لوگوں کا جو دور کہ معظمہ سے ہیں جہت اور سمت کعبہ ہے نہ نفس کعبہ بہر کیف قبلہ رہونا واجب ہے واجب نمازوں میں اور شرط یہی ہے اگر قدرت ہو خواہ نماز استادہ پڑھے خواہ بیٹھ کے خواہ لیٹ کے لکن اس صورت میں اگر کروٹ ہو تو اسطرح لیٹنا چاہیو حسبطرح مردے کو قبر میں لٹاتے ہیں اور اگر چت ہو تو حسبطرح مریض کو وقت احتضار لٹاتا چتے اسطرح پر لیٹی اور اگر ممکن ہو رو قبلہ ہونا فقط بعض احوال میں انہیں احوال میں آ ہوگا اور اسیطرح شرط ہو رو قبلہ ہونا بجالانے میں اجزائے منسیہ کے یعنی حواجب چپٹ گئی ہوں بھولے سے نماز فرضیہ میں اور اسیطرح واجب ہے سجدہ سہو میں اور نماز ہے استقبال حال احتضار اور نماز جنازہ اور دفن میت اور زنجیر حیوان میں اور زواج عالم قبلہ کا حاصل کرنا بشرط قدرت خواہ قبلہ عین کعبہ ہو یا جہت اور اگر ممکن نہ ہو علم کافی بنے ظن قول عادل سے حاصل ہو یا فاسق سے یا کافر سے اور جو شخص عاجز ہو

ظن کے حاصل کرنے سے چاروں طرف نماز پڑھے اگر وقت وسیع ہو اور اگر نماز پڑھے
ایک طرف بنا بر ظن قیید کے بعد ظاہر ہو کہ پشت قبلہ تھا اعادہ کرے اگر وقت باقی
ہو اور اگر نہ باقی ہو تب بھی وجوب تھا خالی قوت سے نہیں ہو بلکہ اگر ظاہر ہو کہ قبلہ
محاذی یمن و سیار کے تھا تو بھی قضا احوط ہی مان اگر درمیان یمن و سیار کے ہو اعادہ
و قضا لازم نہیں ہے اور اگر اٹنائے نماز میں ظاہر ہو کہ رو قبلہ نہیں ہے قبلہ کی طرف
بہر جاوے اگر انحراف یمن و سیار کی طرف استقدر نہوا ہو کہ قبلہ جسین مقابل
یمن و سیار کے ہو جائے اور اگر استقدر انحراف ہو گیا ہو اعادہ لازم ہے اور اگر بعد
نماز کے تہنہ ہو کہ قبلہ سے منحرف تھا اتنا کہ جسین اعادہ کرنا چاہی اور وقت فقط ایک
رکعت کا باقی ہو وجوب اعادہ خالی قوت سے نہیں ہے در صورتیکہ پشت قبلہ

پڑھی ہو بلکہ یمن و سیار میں بھی

باب چوتھا

جائز ہو نماز اس مکان میں جو نجاست متعدیہ سے یعنی ایسی نجاست جو بدن یا لباس مصلیٰ تک
پہنچنے خالی ہو اور تصرف اُس میں جائز ہو خواہ اہل مکان ملوک اسی شخص کا ہو یا ملک
غیر مو لکن منفعت مکان ملک اس شخص کی ہو گئی ہو خواہ اس سبب سے کہ اسی شخص مذکور نے
بکرایہ لیا ہو اور خواہ اس جہت سے کہ مالک نے تجسس مکان کی یا وصیت اُس میں رہنے کا
اس شخص کے لئے کی ہو یا نہ اس کے اور خواہ یہ شخص مالک منفعت بھی نہ ہو بلکہ مالک
نے فقط تصرف کی اجازت دی ہو عموماً یا اجازت دی ہو خاص نماز پڑھنے کی صراحتاً
یا فحواً اور خواہ مکان مباح الاصل ہو مثل زمین موات وغیرہ کے خواہ حال
مالک کا اذن تصرف پر شاہد ہو مثل اسکے کہ رسم و دوستی مصلے اور مالک

میں ایسی ہو کہ جو فسادِ رضا کے مالک کا ہونے اور اتنے اسکے اور معتبر ہو حاصل ہونا علم
 ساتھ رضا کے مالک کے شاذ حال سے پس اگر علم حاصل ہو بلکہ منظر ہو نماز صحیح ہوگی لیکن
 صحرا اور باغات جن میں داخل ہونے سے کوئی مانع مثل دیوار وغیرہ کے ہو نماز زمین
 جنگ کہ اتنا مالک کی ناراضی کے ظاہر نہوں صحیح ہی بلکہ جائز ہے نماز زمین اگرچہ پاک
 میثم و دیوانہ بھی ہو اور اس طرح جائز ہو نماز پر حنا گھر میں باپ اور ماں اور سرزم
 اور دادا اور دادی اور بھائی اور بہن اور چھوٹی اور ماموں اور خالہ اور دوست کے
 بدون اجازت کے بلکہ اگر شک رضامین ان لوگوں کی ہو یا منظر ناراضی کا ہو تو بھی جائز ہو
 لیکن احوط اس صورت میں یعنی جب منظر ناراضی کا ہو ترک ہو اور احوط اس سے ترک نماز
 ہو گھر میں ان لوگوں کے جبکہ اجازت انکی مکان میں داخل ہونے کی ہو بلکہ خالی قوت سے
 نہیں ہو اور جائز نہیں ہو نماز مکان غصبی میں اور باطل ہے ساتھ علم غصبیت کے
 بے اضطراب کے لیکن اگر نہ جانتا ہو غصبی ہو یا مکان کا اور نماز پڑھے اس میں تو نہ
 گنہگار ہو گا اور نہ نماز باطل ہوگی اور اگر غصبی ہو یا مکان کا جانتا ہو اور حرام ہو یا
 نماز کا مکان غصبی میں نہ جانتا ہو نماز اسکی باطل ہوگی اگر بطلان نماز مکان غصبی میں
 معلوم ہو اور اس طرح حکمِ حرمت جانتا ہو اور بطلان نماز جانتا ہو تقصیر بلکہ مطلقاً
 اسکی طرح اگر نہ جانتا ہو حرمت اور نہ فساد اور مقصر ہو تحصیل احکام میں بیضی یا وصف تنبیہ
 کے تحقیق مسائل میں کمی کی ہو نماز اسکی بھی باطل ہو اور اگر مقصر نہ ہو اور وقت
 میں مسئلہ معلوم ہوئے واجب ہے اعادہ نماز کا اور احوط ہو اعادہ میں اکتفا
 بکراتیتِ قربت پر مگر یہ کہ مصیبت مجتہد ہو اور مکان غصبی میں نماز پڑھنا حرام
 جانتا ہو لیکن نماز کو باطل نہ جانتا ہو بلکہ صحیح سمجھتا ہو عسیا کہ مذہب بعض اصولین کا ہے

اور بنا بر انہی اختیار کے نماز پڑھے اور بعد نماز وقت میں یقین اپنی خطا کا کرے پس ظاہر
 اس صورت میں وجوب اعادہ ہے بلکہ قضا بھی اور جو شخص جاہل مسئلہ ہو بہ دن تقصیر کے
 اور بعد وقت کے مسئلہ معلوم ہو احوط قضا ہی لکن وجوب اس کا محل اشکال ہے بلکہ وہاں
 ہونا خالی رجحان سے نہیں ہے اور شرط ہی پاک ہونا سجدہ گاہ کا بقدر واجب اور اگر
 سجدہ کرے نجاست پر نادانستہ احوط اعادہ وقت میں اور قضا بعد وقت کے ہے
 اگرچہ واجب ہونا اعادہ کا خالی رجحان سے نہیں ہے اور واجب ہے ہونا قضا کا
 غایت قوت میں ہے اور یہی حکم ہے بھول جانے کا لکن احتیاط یہاں اشد ہے اور شرط ہی
 ہونا سجدہ گاہ کا زمین سے یا ان چیزوں سے جو اگتی ہیں زمین سے بشرطیکہ نہ بننے
 اور کھانے کی ہوں بحسب عادت کے یہاں تک کہ کتان اور روئی پر بھی سجدہ
 جائز نہیں ہے اور جو چیز زمین سے نہیں اگتی مثل بال اور کمال اور روٹنگو اور پر
 اور گوشت اور چربی اور باقی اجزائے حیوان اور حریر سجدہ اُس پر جائز نہیں ہے اور
 جو چیز زمین سے لگی لکن اجزائے ارضیہ اُسمین ستھیل ہو گئے ہوں اور اسم زمین اور سیراق
 نہ ہو جیسا کہ سونا اور چاندی اور تانبا اور تیل اور توبا اور آئینہ اور زبرجد اور فیروز
 اور عقیق اور یاقوت اور زمرہ اور شل اُس کے سجدہ اپنے جائز نہیں ہے اور اس طرح
 گیلی مٹی پر اور اگر سجدہ کرے ہو یا خطا اس چیز پر جب پر جائز نہیں ہے سجدہ اُس کا صحیح ہے
 اور واجب نہیں ہے اعادہ اگر وہ کر واجب تمام کر چکا ہو اگرچہ سجدہ سے نہ اٹھایا ہو لکن
 اگر ہو سکے کہیں لے پیشانی کو ایسی چیز پر جس پر سجدہ صحیح ہو اور اعادہ کرے البتہ اور اگر اُٹھا کر
 نماز میں سجدہ گاہ کو کوئی لٹکا اٹھا لیا دے یا سبب تباہی کی کے سجدہ گاہ ہاتھ نہ لگے
 نماز اسکی باطل ہے مگر یہ کہ وقت آتا تک ہو کہ ایک رکعت نماز بھی نہ پڑھے سکے فقط

اشتهاد

جلہ شائقین و تاجرین کو اطلاع دیجانی ہے کہ کتب مطبوعہ مفصلہ ذیل جو ہمارے مطبعہ
موجود ہیں قیمت او کی نہایت ارزان قرار دی گئی ہے جن صاحب کے خراج پائے طلبہ
فرمادین اور اگر زیادہ نسخہ کی کسی کتاب کی خواہش ہو تو اس کی قیمت بذریعہ خط و کتابت
ہو سکتی ہے اور سیل روانگی بطریق ویلیو پی ایبل بہت عمدہ ہے اور بہت کمترین
مطبع میں موجود ہیں اس کی فہرست جدا طبع ہے بعد طلب انشاء اللہ روانہ ہوگی فقط۔

مصحف مصنفہ جہانگیری	سیاحین الانشا رقعہ فارسی	بنیاد افقہ و دہرہ مصنفہ	ربیع الجہاد
قبلہ بزبان عربی	مصنفہ ممدوح موصوف	ممدوح موصوف	

کریم بخت جلی نہایت	مرثیہ میر اسیر صاحب نجوم	کتاب توحید مصنفہ اکثر شعرا	ارشاد الاطفال
عددہ	دور سے جو آنا دیکھا کو خدا	۱۲	۱۱
۱۱	۱۱		

مجمع الحنات و ریاحہ	کاخف الغم	عشرہ کاملہ تواریخ حضرت	مقتدی الشہر و
۶۱	۱۲	واجد علی شاہ بزد بان فارسی لائق	شرح موجز فائدہ
		۱۱	۱۱

تحفہ احمدیہ ہر سہ جلد کامل	شمس الغنی	قصائد فارسی شعرائے سابق
۶۱	۱۲	۱۸

مرزا دلدار حسین خان مالک مطبع بوستان مرتضوی مقام
لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان

تم
تمام شد

